نمبر ۱۴۸ | مورخہ ۲۸ صفر سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ جون بوقت ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے کے امتحان میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت میرزا شریف احمد صاحب کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ایف اے کا امتحان دیا تھا۔ جو کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بسلسلہ تبلیغ گوجرانوالہ روانہ کئے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شریعت ظاہری و شریعت باطنی

(فرمودہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

"کشفی یا الہامی امور کو شریعت کے تابع نہیں رکھنا چاہیئے وحی الٰہی کا معاملہ اور ہی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی ایک دو نظیریں نہیں۔ بلکہ ہزاروں نظائر موجود ہیں۔ بعض وقت ملہم کو الہام کی رُو سے ایسے احکام تبلائے جاتے ہیں۔ کہ شریعت کے رو سے ان کی بجا آوری درست نہیں ہوتی۔ مگر ملہم کے لئے فرض ہوتا ہے۔ کہ ان کی بجا آوری میں ہمہ تن مصروف رہے ورنہ گناہگار ہوگا۔ حالانکہ شریعت اسے گناہگار نہیں ٹھیراتی۔ یہ تمام باتیں من لدنا علماء کے تحت میں ہوتی ہیں۔ ایک جاہل بے بصیرت بے شک اُسے خلاف شریعت قرار دیگا۔ مگر یہ اسکی اپنی جہالت و کور باطنی ہے۔ کہ ان باتوں کو خلاف شریعت سمجھے۔ در اصل اہل باطن کے لئے وہ بھی ایک شریعت ہوتی ہے۔ جس کی بجا آوری اُن پر فرض ہوتی ہے۔ ابتداءِ دنیا سے یہ باتیں دوش بدوش چلی آئی ہیں۔ یعنے شریعت ظاہری وہ ہے۔ کہ جس میں امور دُنیا کا پورا پورا انصرام اہتمام کیا گیا ہے۔ تاکہ اس کے انتظام میں بلحاظ ظاہر کے کوئی بات خلاف طریق ظاہر نہ ہو۔ شریعت باطنی وہ ہے۔ کہ بعض امور ظاہری جو بادی النظر میں کامل طور پر ظہور پذیر نہیں ہو سکتے الہام و کشوف سے ظاہر اور رواج دیئے جاتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

احمدی طلباء کی کامیابی

امسال علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل احمدی طلباء نے مختلف امتحانات پاس کئے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ جتنے احمدی طلباء امتحان میں شریک ہوئے۔ خدا کے فضل سے سب کامیاب ہوگئے (۱) مسٹر محمد یوسف صاحب ایل - ایل - بی ٭
(۲) مسٹر عبد الحی صاحب - ایل - ایل - بی ٭
(۳) چوہدری عبد الرحیم صاحب ایم - ایس سی -
(۴) خواجہ عبد العزیز صاحب بی - ٹی (۵) مسٹر عبد الرب صاحب ایف - اے ٭ (نامہ نگار)

بابو عزیز الدین صاحب مرحوم و مغفور

خاکسار کے والد بزرگوار بابو عزیز الدین صاحب مرحوم بہت عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹ مئی کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کا جوش اس قدر تھا۔ کہ باوجود سخت بیماری کے انگلستان کے اکثر حصوں میں باقاعدہ لیکچر دیتے رہے۔ بیماری کے دوران میں آپ کی یہی دعا اور خواہش تھی۔ کہ قادیان پہونچکر فوت ہوں۔ گو ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کا قادیان پہونچنا مشکل تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کی اس خواہش کو محض غیبی سامانوں سے پورا کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ خود پڑھا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو اعلےٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور ہم بے کسوں کا خود محافظ ہو۔ اور ہمیں مرحوم کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار عبد العزیز از لنڈن ٭

شکریہ احباب و درخواست دعا

دارالامان قادیان سٹیشن سے میری تبدیلی پر ہندو مسلم پبلک۔ اور خصوصیت سے بزرگان و احباب جماعت نے جن جذبات محبت، ذرہ نوازی و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا۔ اور بزرگان و احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار نذیر علی، سابق سٹیشن ماسٹر قادیان۔ حال نورپور روڈ۔ ضلع کانگڑہ ٭

ایک دھوکہ باز سے بچو

ایک شخص چھوٹے قد کا۔ انگریزی ٹوپی۔ پتلون۔ اور کوٹ پہنتا اور کالر وغیرہ لگاتا ہے۔ انگریزی خوب بولتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی کہتا۔ اور قادیان کا رہنے والا بتلاتا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ میرے اثر سے

میں پچاس روپے کسی نے نکال لئے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا نام لے کر اور قادیان کے حالات بتلا کر احمدی احباب سے روپے لے جاتا ہے۔ احباب اس کے دھوکہ سے بچیں ٭ خاکسار نذیر احمد خاں از جالندھر چھاؤنی ٭

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار چند ایک مشکلات میں ہے۔ احباب مخلصی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عطا محمد۔ بنگہ ٭ (۲) میرا لڑکا مسمی عبد القادر تعلیم بیرسٹری حاصل کر کے آئی - سی - ایس کا امتحان دے گا۔ دوست اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کے تمام خاندان کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد حسین احمدی بیرسٹر نیروبی افریقہ - (۳) بہن آمنہ خاتون کے شوہر سید بشیر احمد صاحب نے ویٹرنری کالج کی فائینل کلاس کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے خاکسار بتول بیگم بنت سید حسن محمد صاحب۔ لدھیانہ ٭ (۴) خاکسار اور میرے والدین کو کچھ عرصہ سے سخت ابتلا درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ خاکسار سید عبد الرحیم از لدھیانہ - (۵) مکرمی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری چند دنوں سے پھوڑے نکلنے کے سبب سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبد الباقی از مونگھیر - (۶) مکرمی مولوی علی احمد صاحب ایم - اے بھاگلپوری بوجہ پیر میں چوٹ آجانے۔ اور قدیم مرض سے اکثر سخت بیمار رہتے ہیں۔ آپ بحالت صحت اپنا اکثر وقت نہایت جوش و اخلاص سے سلسلہ عالیہ کی خدمت میں صرف فرماتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار عبد الباقی از مونگھیر - (۷) میں نے اپنے محکمہ میں تبادلہ کی درخواست دی ہوئی ہے جس کا جلد فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔ خاکسار محمد عبد اللہ از ڈھکوال ٭ (۸) قاضی عبد الرحیم صاحب شبلی ابن جناب قاضی اکمل صاحب نے امسال بی کام کا آخری امتحان دیا ہے۔ احباب اعلےٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ٭ (۹) میری لڑکی اختر بیگم بعارضہ باؤ گولہ، درد شکم و بخار بیمار ہے۔ دائیں طرف فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ اس کی کامل صحت کے لئے دوست درد دل سے دعا کریں۔ خاکسار ماسٹر عبد العزیز از نوشہرہ ککے زئیاں ٭ (۱۰) مجھے چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ نیز میری صحت درست نہیں رہتی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ محمد یوسف از لائل پور ٭ (۱۱) میری بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ نیز مخالفین ہمیں نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد شمس الدین سنگرپور - اڑیسہ ٭ (۱۲) مجھے باولے گیدڑنے کاٹا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں خاکسار یوسف علی خان از دھولاں ساہی اڑیسہ ٭ (۱۳) اللہ تعالےٰ نے میرے ہاں لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اس سے قبل میرے کئی بچے ضائع ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی عمر دراز فرمائے۔ اور خادم دین بنائے ٭ خاکسار مظفر حسین احمدی (۱۴) چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار چک ۳۵ سرگودہ دعا کے واسطے عرض کرتے ہیں۔ مخالفوں کی شرارت سے ان پر ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ خاکسار شیخ اصغر علی گورنمنٹ پنشنر۔ قادیان۔

اعلان نکاح

خاکسار کی بھانجی اور جناب محمد کنجی صاحب احمدی کی دختر عائشہ بی بی کا نکاح جناب سی - سی عبد المجید صاحب کنانور کے ساتھ بعوض مبلغ ایک سو روپیہ مہر جناب مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ مالابار نے ۲۶ اپریل ۱۹۳۴ء کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ٭ خاکسار ای کویا کٹی سکرٹری انجمن احمدیہ کنانور ضلع مالابار

ولادت

۱- میاں محمد رفیق صاحب جنرل سکرٹری آباداں کے ہاں یکم اپریل ۱۹۳۴ء کو اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے لئیق احمد تجویز فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار مرزا برکت علی از آباداں ٭ (۲) شیخ رحمت اللہ صاحب ہیڈ کلرک زاہدان کونسل کے ہاں ۲۱ مئی کی رات خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ احباب سعادت دارین اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں نیز میں معدہ وغیرہ کی تکلیف سے عموماً بیمار چلا آرہا ہوں۔ میری صحت اور بخیریت قادیان میں واپسی کے لئے دعا کیجائے۔ خاکسار ڈاکٹر سید رشید احمد زاہدان ٭ (۳) برادرم شیخ محمد بشیر آزاد کو خدا تعالےٰ نے ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رفیق احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ نیز عمر دراز عطا فرمائے۔ خاکسار شیخ محمد عنایت اللہ انور انبالہ شہر

دعائے مغفرت

۲۶ مئی میری اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور دلی شوق سے سلسلہ کی خدمت کرتی تھیں۔ مرحومہ کی یادگار ۲ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار عبد الحق ایل ٹی ایبٹ آباد ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۸ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ صفر ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

نیشنلسٹ مسلمان اور کانگرس

اب کس بات کا انتظار ہے

نیشنلسٹ مسلمانوں سے کانگرسیوں کا سلوک

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہ چند ایک مسلمان لیڈر جنہوں نے جمہور مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر کے ہر حالت میں کانگرس کا ساتھ دینا ضروری سمجھا۔ جنہیں بارگاہِ کانگرس سے "نیشنلسٹ" کا خطاب عطا ہوا۔ جن کے مقابلہ میں تمام مسلمانوں کو بے حقیقت قرار دیا گیا۔ اور جن کی رضامندی پر ہندو مسلم سمجھوتہ کا انحصار رکھا گیا۔ آج کانگرسی ہندو کونسلوں اور اسمبلی پر اپنا پورا پورا تسلط جمانے کی غرض سے ان کو نہایت بُری طرح ٹھکرا رہے ہیں۔ حتےٰ کہ وہ ڈاکٹر انصاری جنہیں گاندھی جی نے اس وقت جبکہ وہ کانگرس کا واحد نمائندہ بن کر گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ اتنی وقعت دی تھی۔ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کا سارا انحصار ان پر رکھ کر انہیں لنڈن بلانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ ان کے صرف یہ کہدینے پر کہ "جب تک نمائندہ اسمبلی کی تشکیل کی کوئی صورت سامنے نہ آئے۔ اس وقت تک کمیونل ایوارڈ کے مقررکردہ طریق نمائندگی یا تناسب نیابت کو قبول یا مسترد کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا"۔ تمام بڑے بڑے کانگرسی لیڈر ان کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ کانگرس کمیونل ایوارڈ کے متعلق نہ تو اقلیتوں سے کسی قسم کا سمجھوتہ کرے گی۔ اور نہ اسے قبول کرے گی۔ بلکہ ہر حالت میں اس کی مخالفت کرے گی۔ اور انہی لوگوں کو اسمبلی کے لئے نامزد کرے گی۔ جو جداگانہ انتخاب کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

کانگرس و مہاسبھا کا ایک مقصد

ڈاکٹر انصاری صاحب نے جس نمائندہ اسمبلی پر کمیونل ایوارڈ کے متعلق فیصلہ کا انحصار رکھنا چاہا تھا۔ اس کے متعلق بھی قطعاً یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ اقلیتوں کو مطمئن کرنے۔ اور ان کے ساتھ مناسب سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہو سکیگی۔ کیونکہ لازمی طور پر اس میں اکثریت ایسے ہی لوگوں کو حاصل ہوتی۔ جو شروع سے اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن کانگرسی ہندوؤں کو اتنا بھی گوارا نہ ہوا کہ نیشنلسٹ مسلمان کانگرس سے وابستہ رہنے کے لئے کبھی پوری نہ ہونے والی توقع کا اظہار بھی کریں۔ اس لئے انہوں نے صاف طور پر کہدیا۔ کہ کانگرس ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق اپنے سابقہ رویہ پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کجا یہ کہ اس میں کوئی تغیر کرے اور یہ خیال کرنا کہ جب تک اس بارے میں کوئی متفقہ سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ کانگرس اس مسئلہ کا قومی حل تلاش کرنے کی سعی کریگی یہ بالکل غلط ہے۔ اس طرح کانگرسی ہندوؤں نے کھلم کھلا ظاہر کر دیا کہ مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے متعلق کانگرس کا بعینہٖ وہی مسلک ہے۔ جو ہندو مہاسبھا کا ہے۔

"جمعیۃ العلماء" کی التجا ہندو کانگرسیوں سے

یہ بات اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ کہ وہ "جمعیۃ العلماء" جس نے کانگرس کے احکام کی تعمیل میں ایک طرف تو مسلمانوں کو تباہی و بربادی میں گرانے کی کوشش کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ اور دوسری طرف اسلام کو بازیچۂ اطفال بنائے رکھا۔ یعنی ہر حکم جو کانگرس نے دیا۔ اس کا جواز اسلام سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ناظم صاحب کو ڈاکٹر انصاری صاحب کی تردید میں اعلانات شائع کرنے والے کانگرسی ہندوؤں اور خاصکر مالویہ جی سے دست بستہ یہ التجا کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ "کانگرس کو ہندو مہاسبھا بنانے کی کوشش نہ کیجئے"۔ (الجمعیۃ ۹۔ جون)

اگرچہ ناظم صاحب نے مالویہ جی اور دوسرے کانگرسی

ہندوؤں کو اس بات کی کھلی اجازت دے دی ہے۔ کہ "اگر وہ کمیونل ایوارڈ کو اس بنا پر مسترد کرانا چاہتے ہیں۔ کہ اس میں ہندوؤں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہوئی ہے۔ تو ان کے لئے ہندو مہاسبھا کا پلیٹ فارم کھلا ہؤا ہے۔ وہ ہندو مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے ہندوؤں کی علانیہ طور پر حمایت کر سکتے ہیں۔ اور ثالث کے اس فیصلہ کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ جس کو خود انہوں نے لنڈن میں بیٹھ کر ثالث بننے کی عزت عطا کی تھی"۔

اس کے مقابلہ میں اگرچہ وہ خود "جمعیۃ العلماء" کے پلیٹ فارم سے کمیونل ایوارڈ کو قائم رکھنے کی حمایت کا جرم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تاہم امید نہیں۔ ان کی یہ خواہش پوری ہو سکے۔ کہ "کانگرس نہ تو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کا پروپیگنڈا کرے اور نہ اس کو قبول کرنے کا اعلان کرے۔ اور جب تک ہندوستان کی قوموں کے درمیان کوئی باہمی متفقہ سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ اور اس سمجھوتہ کو کمیونل ایوارڈ کے مقابلہ میں بدل کی حیثیت سے نہ پیش کیا جا سکے۔ اس وقت تک کانگرس اس معاملہ میں غیر جانبدار رہے"۔

کیا شنوائی ہوگی

اب جبکہ کانگرس کے سرکردہ لیڈروں نے کھلم کھلا یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ کانگرس ہر حالت میں کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کرے گی۔ اور انہی لوگوں کو کونسلوں اور اسمبلی میں بھیجے گی جو اس بات کا اقرار کریں گے۔ کہ وہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ تو پھر یہ خواہش کرنا۔ کہ جب تک ہندوستان کی قوموں میں متفقہ سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ اور اس سمجھوتہ کو کمیونل ایوارڈ کا نعم البدل نہ سمجھا جائے۔ اس وقت تک کانگرس اس معاملہ میں غیر جانبدار رہے۔ چاند کو حاصل کرنے کی خواہش سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اس کا پورا ہونا ظاہر۔ اس لئے ممکن نہیں۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کی کچھ شنوائی ہو۔

"جمعیۃ العلماء" اور کانگرس

ناظم صاحب نے ازراہ کانگرس پرستی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "کانگرس لاہور کی اس تجویز کی پابند ہے۔ کہ جب تک ہندوستان کی اقلیتیں مطمئن نہ ہو جائیں۔ وہ کسی اسکیم کو قبول نہ کرے گی۔ کانگرس ایسے عناصر سے مرکب ہے۔ جس میں ہندو مسلمان سکھ عیسائی پارسی سب شریک ہیں۔ اور ان میں سے ہر ملت کے افراد کا خیال ان مسائل پر جداگانہ ہے۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ اس وقت تک قائم ہیں۔ جب تک باہمی اتفاق سے کوئی متفقہ اسکیم مرتب نہ ہو۔ کانگرس کا بحیثیت انڈین نیشنل کانگرس کے کمیونل ایوارڈ کی مخالفت اس بنا پر کرنا کہ اس کے اندر مخلوط انتخاب نہیں ہے، یا نشستوں کا وہ تناسب نہیں رکھا گیا جو ہندو مہاسبھا چاہتی ہے ہرگز جائز اور مناسب نہ ہوگا"۔

مگر "جمعیۃ العلماء" لاکھ کانگرس پرست ہو۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ وفریب میں مبتلا رکھنے کے لئے کانگرسی ہندو اور خود گاندھی جی اس کی ہزار تعریف کریں۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کے کسی رکن سے کہ اس کے صدر صاحب کو بھی کانگرس میں کبھی کوئی ذمہ دارانہ پوزیشن حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں مالوی جی اور دوسرے وہ لیڈر جو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "کانگرس جداگانہ انتخاب کی ہمیشہ مخالفت کرتی رہی ہے" اور اس کے آئندہ پروگرام میں وہائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ کی مخالفت شامل ہوگی۔ ان کو کانگرس پر جو قبضہ و تصرف حاصل ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ پھر کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ کانگرس وہ پالیسی اختیار کریگی۔ جو جمعیۃ العلماء کے ناظم صاحب بیان فرما رہے ہیں۔ اور جب کانگرسی ڈاکٹر انصاری صاحب کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ کانگرس کے ماضی وحال کے صحیح مسلک کو پیش کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ تو بیچارے جمعیۃ العلماء والے کس شمار وقطار میں ہیں۔ کہ ان کی دست بستہ درخواست کو قابل غور سمجھا جائے۔

اور پھر ایسی صورت میں جبکہ بالفاظ "ملاپ" (۸ - جون) بہت سے ہندو بھائیوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر کانگرس کمیونل ایوارڈ کی مخالفت نہیں کرے گی۔ تو ہندو کسی کانگرسی کو ووٹ نہیں دیں گے۔ اپنے علیحدہ امیدوار کھڑے کریں گے"

کانگرس اور مہاسبھا میں کوئی فرق نہیں

پس کانگرس کا یقینی طور پر وہی رویہ ہوگا۔ جس کا اظہار ایک طرف تو مالوی جی اور مسٹر اینے وغیرہ کانگرس کے پلیٹ فارم سے۔ اور دوسری طرف بھائی پرمانند جی ہندو مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے کر رہے ہیں۔ گویا جہاں تک مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں سے سمجھوتہ کا تعلق ہے۔ کانگرس اور ہندو مہاسبھا میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر اور اپنے آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ ظاہر کرکے کانگرس میں شریک رہ سکتا ہے۔ تو پھر اسے ہندو مہاسبھا کا بھی ممبر بن جانا چاہیئے۔ اور ہندو مہاسبھا کے صدر بھائی پرمانند جی کی اس تعریف کے مطابق کہ ہر وہ شخص جو ہندوستان میں پیدا ہوا ہندوستان کو اپنا وطن سمجھتا۔ اور ہندوستانی کہلاتا ہے۔ وہ ہندو ہے۔ ایسے مسلمانوں کو بڑی خوشی سے ہندو مہاسبھا کا ممبر بنا لیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی شخص مسلمان کہلاتا ہوا ہندو مہاسبھا کا ممبر بننا پسند نہیں کرتا۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ ہندو مہاسبھا ہندوؤں کی وہ منظم پارٹی ہے جس کا اصل مقصد ہندوستان سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹانا اور کم از کم انکے گلے میں اپنی غلامی کا طوق ڈالے رکھنا ہے۔ تو پھر کانگرس میں شمولیت کیونکر گوارا کرسکتا ہے جبکہ وہ ہندو مہاسبھا کی مذموم اغراض کے ہر پہلو کی تائید وحمایت کر رہی ہے۔ اور اس کے اوج زوال وہی ہندو لیڈر ہیں جن کا ایک پارٹی کانگرس ہے۔ تو دوسرا ہندو مہاسبھا ہے۔

نیشنلسٹ مسلمان غور کریں

اس حقیقت کے واضح ہوجانے کے بعد مسلمان نیشنلسٹ کانگرس کو خیرباد کہنے میں کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور کیوں وہ جمہور مسلمانوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنے میں کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کی عاقبت نااندیشی۔ اور خود غرضی کا پردہ بالکل چاک ہوچکا ہے۔ نیشنلسٹ مسلمانوں کی ان کی نگاہ میں جو قدر ومنزلت ہے۔ وہ بھی عیاں ہے۔ اور وہ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ چونکہ نیشنلسٹ مسلمانوں کو مسلمانوں میں کوئی اثر ورسوخ حاصل نہیں اور ان کی کسی بات کو مسلمان قطعاً کسی وقعت کے قابل نہیں سمجھتے اس لئے ان کی ناز برداری فضول ہے۔ اور اس کا بالکل واضح ثبوت انہوں نے پیش کر دیا ہے۔ اب بھی اگر نیشنلسٹ مسلمانوں کی آنکھیں نہ کھلیں۔ تو نہایت ہی حیرت کا مقام ہے۔

زمیندار کا ایڑیاں رگڑنا

اخبار "زمیندار" نے قریباً دو ماہ تک بستر مرگ پر پڑے رہنے کے بعد پہلے ہی پرچہ میں یہ ڈینگ ماری۔ کہ

"جب زمیندار کا یہ پرچہ پیک قضا کی طرح قادیان پہنچیگا تو یہ ہنگامہ شادمانی جو زمیندار کے پیم التواء سے آج تک جاری ہے معاً فریاد ماتم اور فغان یاس میں تبدیل ہو جائے گا۔ ایوان خلافت میں صف ماتم بچھ جائے گی۔ مینارۃ المسیح پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ مقدسین قادیان سر پر ہاتھ رکھ کر رو دیں گے۔ اور آنسو اور بہینگے۔ کہ ہچکی بندھ جائے گی۔ اور کیا عجب ہے۔ کہ یہ ہچکی قادیانیت کی آخری ہچکی ثابت ہو" (۲۶ - مئی)

اس پر ہم نے دلائل کے ساتھ ثابت کرتے ہوئے لکھا کہ

"زمیندار کا جانکنی کی حالت میں ایڑیاں رگڑتے رہنا زیادہ عبرتناک ہے۔ بہ نسبت بالکل ختم ہو جانے کے۔ اور اب اس کی یہی حالت ہے"

گو اس پر بھی حسب معمول "زمیندار" نے بہت پیچ وتاب کھائے۔ مگر اسے خود تسلیم کرنا پڑا۔ کہ فی الواقعہ اس کی موجودہ حالت اس کے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانے سے بدتر ہے۔ چنانچہ ۷ - جون کے پرچہ میں "زمیندار کا مستقبل" کے عنوان سے جو مضمون شائع کیا گیا ہے۔ اس میں جہاں یہ لکھا ہے۔

"افسوس ہے۔ کہ نہ تو مجالس اعانت زمیندار اس قدر روپیہ فراہم کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ جو اخبار کے باخرف زندگی کا کفیل ہو سکے۔ نہ اس عرضداشت کا کوئی اثر ہوا۔ جو اکابر ملت کے دستخطوں سے شائع کی گئی تھی۔ اور نہ وہ مختلف تجاویز بروئے کار لائی جاسکیں۔ جو مخلصین کی جانب سے پیش کی گئی تھیں۔ ایک اہم تجویز یہ تھی۔ کہ قارئین زمیندار پانچ پانچ روپیہ بطور قرض حسنہ عطا فرمائیں۔ جو آسان اقساط کی صورت میں ادا کیا جائے۔ بدقسمتی سے یہ تجویز بھی چنداں کامیاب نہیں ہوئی۔ کیونکہ قارئین زمیندار کا بیشتر حصہ اس رقم کی فوری ادائی میں متامل ہے۔ اور یہاں یہ حالت ہے۔ کہ پیمانۂ صبر بالکل لبریز ہو چکا ہے۔ اور ایک قطرے کی بھی گنجائش باقی نہیں رہی"

وہاں ہمارے الفاظ کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہوئے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ

"اس طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جینے سے زمیندار کا ہمیشہ کے لئے مٹ جانا بدرجہا بہتر ہے"

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے مٹ جانا بھی اب تو "زمیندار" کے بس میں نہیں ہے۔ اور اس وقت تک اس کا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جینا ضروری ہے جب تک عبرت کی مکمل مثال نہ بن جائے۔ وہ بڑے بڑے دعووں کے ساتھ اٹھتا ہے تمام اسلامی دنیا کا نمائندہ اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ اور خاص کر ہندوستان کے مسلمانوں کے قلب کی آواز کہلاتا ہے۔ لیکن جب باوجود اتنے بڑے دعاوی کے کاسۂ گدائی خالی کا خالی رہ جاتا ہے اور کوئی منہ نہیں لگاتا۔ تو پھر گر پڑتا ہے۔ اور اس طرح جہاں اس کے تمام دعاوی پر پانی پھر جاتا ہے۔ وہاں اس کی عبرتناک حالت زیادہ سے زیادہ سبق آموز بھی ہو جاتی ہے۔

سرخپوشوں پر غیر شریفانہ الزام

اب جبکہ کانگرس حکومت سے عدم تعاون کی بجائے [illegible] کرنے کا اعلان کر چکی۔ اور قانون شکنی سے کانوں کو ہاتھ لگا چکی ہے اسے کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں اس نے مختلف طریقوں سے حکومت کے خلاف بھڑکایا۔ جوش دلایا۔ اور امن شکنی کی حرکات کرائی تھیں۔ اور جن کی دلجوئی گاندھی جی بذات خود کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ ان کی کچھ پرواہ کی جائے۔ چنانچہ سرحد کے سرخپوشوں کے ساتھ یہی اب سلوک کیا جارہا ہے۔ ہندو اخبارات ان پر ہندو عورتوں کے جبراً اغوا کا الزام لگا کر انہیں بدنام اور ذلیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۷ - جون) لکھتا ہے "پشاور کے ہفتہ وار اخبار فرانٹیر ایڈووکیٹ نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں چند باتیں لکھی ہیں جنہیں پڑھ کر ہر ایک ہندوستانی [illegible] ہو سکیگا کہ یہ کیا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ کچھ عرصہ پہلے درگئی کی جو ہندو لڑکی اغوا کی گئی تھی اسے اغوا کرنے والے سرخپوش تھے۔ اسی طرح اسمر زمان کی جو بیوی اغوا کی گئی ہے۔ اسے اغوا کرنے والے بھی سرخپوش ہیں۔ ادھر سرحد کے دوسرے مقامات پر بھی اخبار مذکور کی اطلاع کے مطابق سرخپوش اسی طرح اودھم مچا رہے ہیں" سرخپوشوں پر اس قسم کا غیر شریفانہ الزام

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے

ابوجہل کے خطاب پر فخر کرنے والا

مولوی ثناء اللہ صاحب احمدیت کی مخالفت میں اس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ اپنے لئے بد سے بدتر مقام بھی قابل فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :۔

"احمدی ممبرو! بڑے میاں نے مجھ کو ابوجہل کا خطاب دیکر اپنے حق میں بدترین دشمن لکھا ہوا ہے۔ جو میرے لئے باعث فخر ہے۔" (اہلحدیث ۱۱ مئی سنہ ۳۴ء)

ظاہر ہے۔ کہ جو شخص مسلمان کہلا کر بلکہ مسلمانوں کی رہبری کا مدعی ہو کر "ابوجہل کا خطاب" اپنے لئے "باعث فخر" سمجھے۔ وہ حق کے مقابلہ میں جسقدر بھی جہالت کا اظہار کرے۔ کم ہے یہی وجہ ہے۔ کہ احمدیت پر مولوی صاحب کے اعتراض کم عقلی اور جہالت سے پر ہوتے ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر لائلپور کا اقتباس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لائل پور میں جو تقریر کی۔ اس میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"اپنے نفس کو ٹٹولو۔ کیا آج مسلمان وہی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کرنا چاہتے تھے۔ بحث اور ہار جیت کے خیال کو دل سے نکال کر ہر شخص اپنے گھر میں دروازے بند کر کے بیٹھے۔ اور خالی بالطبع ہو کر غور کرے۔ کہ کیا میں وہی مسلمان ہوں۔ جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور پھر دیانتداری کے ساتھ اس کا نفس جو جواب دے وہ مجھے آکر بتائے۔ پھر اپنے محلے والوں اپنے گاؤں یا شہر والوں اپنے ضلع اور صوبہ والوں کے متعلق یہی سوال کرے۔ کہ کیا یہ وہی مسلمان ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنانا چاہتے تھے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ سو میں سے سو کو یہی جواب ملے گا۔ کہ ہرگز نہیں" (الفضل ۲۲ اپریل سنہ ۳۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا الفاظ درج کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد مندرجہ "الحکم" ۱۰ جولائی سنہ ۰۵ء سے حسب ذیل فقرہ نقل کیا ہے۔

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہو جائیں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے" ؛

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

پھر یہ اعتراض کیا ہے۔

"میاں محمود صاحب کے اس بیان میں ذرہ بھی غلطی نہیں بے شک آج کل کے مسلمان ایسے ہی ہیں۔ کہ ان کے اسلام پر کفر فخر کر سکتا ہے۔ نہ ان کے عقائد ٹھیک نہ ان کے اعمال درست نہ ان کے معاملات صحیح نہ ان کے اخلاق معقول مساجد ان سے خالی۔ قمار خانے اور جیل خانے ان سے بھرپور کہاں تک مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بتایا جائے۔ بہت بری حالت ہے اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ میاں محمود صاحب نے یہ فقرات بالکل سچ کہے ہیں۔ پس احمدی ممبرو! ذرا سوچو میدان محشر پر ایمان ہے تو اسے یاد کر کے غور کرو۔ کہ مسلمان اول وہ مسلمان جن کا ذکر خلیفہ قادیان نے بہت مختصر لفظوں میں کیا ہے۔ وہی ہیں۔ جو خدا کے نزدیک مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے اس سوال کا جواب دینا۔ کہ کیا مرزا صاحب اپنے مقاصد میں پاس ہوئے یا فیل" ؛

مولوی صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد حضور کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "مسلمان ایسے سچے مسلمان ہو جائیں۔ جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے" اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آج مسلمان ایسے نہیں ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بنانا چاہتے تھے۔ تو معلوم ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے ؛

مولوی ثناء اللہ صاحب سے سوال

قبل اس کے کہ اس نہایت بودے اور فضول اعتراض کا جواب دیا جائے۔ مولوی صاحب سے ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ نہ تھا کہ لوگوں کو ایسے سچے مسلمان بنائیں۔ جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے" اگر یہی تھا۔ اور یقیناً یہی تھا۔ تو مولوی صاحب نے آج کے مسلمانوں کی جس حالت کا نقشہ اپنے مذکورہ بالا الفاظ میں کھینچا ہے۔ اسے پیش کر کے اگر کوئی غیر مسلم ان سے سوال کرے۔ کہ "کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقصد میں پاس ہوئے یا فیل" تو وہ اسے کیا جواب دیں گے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جو اسلام کے لانے والے تھے

آج آپ کو قبول کرنے کا دعویٰ رکھنے والوں کی بالفاظ مولوی صاحب حالت ایسی ناگفتہ بہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر ان لوگوں کی بدتر حالت کے باعث جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کیا اور آپ کے نور سے فائدہ نہ اٹھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی میں کیونکر شبہ ہو سکتا ہے۔

انبیاء کی کامیابی و ناکامی

اگر کہا جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فی الواقع ایسے مسلمان پیدا کئے تھے۔ جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ مگر وہ وہی تھے جنہوں نے صدق دل سے آپ کی پیروی کی۔ اور اپنا سب کچھ آپ پر نثار کر دیا۔ اور یہ آپ کی کامیابی کا عظیم الشان ثبوت تھا۔ تو پھر برائے خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی کا اندازہ ان لوگوں کی حالت سے کیوں لگایا جاتا ہے۔ جنہوں نے آپ کو قبول نہ کیا۔ آپ کی ہدایات پر عمل نہ کیا۔ اور آپ کے ذریعہ سچے مسلمان بننے کی طرف توجہ نہ کی۔ آپ کی کامیابی بھی اسی اصل کے ماتحت دیکھی جائے جس کے رو سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی ظاہر ہوئی یعنی ان لوگوں کی حالت ملاحظہ کی جائے جنہوں نے سچے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی احمدیت سے پہلی زندگی میں انقلاب عظیم آگیا وہ نئے انسان بن گئے۔ انہیں خدا اور اس کے دین کے لئے ہر قسم کی تکلیف اٹھانے میں راحت محسوس ہونے لگی۔ انہوں نے اپنا مال اور اپنی جان خدمت دین میں لگا دی۔ اور وہ ساری دنیا میں اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ دین کے لئے قربانی و ایثار میں کوئی بڑی سے بڑی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی ؛

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کی زد

اس انقلاب عظیم کو نظر انداز کر کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں میں دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں پیدا کیا۔ بلکہ ساری دنیا کے مقابلہ میں پیدا کیا۔ آپ کی کامیابی کا اندازہ آپ کو قبول نہ کرنیوالوں کی حالت سے لگانا ملحدانہ جسارت ہے۔ جس کا ارتکاب وہی انسان کر سکتا ہے۔ جو سر سے لے کر پاؤں تک جہالت سے پُر ہو۔ اور جو انبیاء کے مقام اور ان کی بعثت کے مقصد نیز ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی سنت سے مطلقاً جاہل ہو۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر یہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کر سکتے ہیں۔ تو یہ اسی خطاب کا اثر ہے جس پر انہیں فخر ہے اور اس کی زد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہی نہیں۔ بلکہ بہت دور تک پڑتی ہے۔ اس سے نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

بچ سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور نبی۔ کیونکہ کوئی بھی نبی دنیا میں ایسا نہیں ہوا جسے تمام کے تمام لوگوں نے قبول کر لیا ہو۔ اور کوئی مخالف اور منکر باقی نہ رہا ہو۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو اپنی شان کے لحاظ سے تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے خاتم النبیین بنایا۔ آپ کے نہ ماننے والے بھی موجود تھے۔ اور اس وقت تک ہیں۔ نہ ماننے والے تو الگ رہے۔ آپ کو ماننے کا دعوےٰ کرنے والوں کی آج جو حالت ہے۔ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب خود بیان کر چکے ہیں۔

پس اگر سابقہ انبیاء ان لوگوں کی بدتر حالت کی وجہ سے ناکام نہیں قرار دئیے جا سکتے۔ جنہوں نے انہیں قبول نہ کیا۔ یا قبول کرنے کا دعوےٰ کرتے ہوئے ان کی تعلیم پر عمل نہ کیا۔ تو پھر اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیونکر ناکام کہا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی

ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ اور یقیناً کامیاب ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو فقرہ نقل کیا ہے۔ اس کے ساتھ اگر وہ معیار بھی پیش کر دیتے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے متعلق بیان کیا ہے۔ تو بات بالکل صاف ہو جاتی۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے۔ وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالےٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں۔ اور خود اللہ تعالےٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ تو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے؟ جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے۔ تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے۔ تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے۔ یہ بڑھے گا۔ اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ اور کوئی بھی مدد نہ دے۔ تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"مخالفت کی میں پروا نہیں کرتا۔ میں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو۔ اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو۔ مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ اعتراض کرنے ہی رہتے ہیں۔" (الحکم ۱۰ر جولائی ۱۹۰۵ء)

یہ ہے معیار کامیابی۔ اور اسی معیار کے رو سے گذشتہ انبیاء کی کامیابی ثابت کی جا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا الفاظ کو پیش نظر رکھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ کیا باوجود ساری دنیا کی مخالفت کرنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہونے والا سلسلہ روز بروز بڑھ نہیں رہا۔ اور اگر قبل از وقت بتائے ہوئے رنگ میں بڑھ رہا ہے۔ تو پھر آپ کی کامیابی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اور لوگ تو الگ رہے خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کی مخالفت میں ابوجہل بننا اور بدترین دشمن کہلانا فخر سمجھا۔ لیکن کیا بگاڑ لیا۔ کیا احمدیت کی ترقی رک گئی۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی اور آپ کے تمام معاندین کی ناکامی کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ اور اس ثبوت کے ہوتے ہوئے آپ کی کامیابی سے انکار کرنا کسی سمجھدار انسان کا کام نہیں ہو سکتا

ایک بات

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کا تسلی بخش جواب دینے کے بعد ہم ان سے ایک بات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب انہیں تسلیم ہے کہ "آج مسلمانوں کی حالت بہت بری ہے" "نہ ان کے عقائد ٹھیک نہ ان کے اعمال درست نہ ان کے معاملات صحیح نہ ان کے اخلاق معقول مساجد ان سے خالی۔ قمار خانے اور جیل خانے ان سے بھرپور" اور کہ "ان کے اسلام پر کفر فخر کر سکتا ہے۔" تو بتلائیں اسلام کو بدنام کرنیوالے ایسے نام کے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کسی مصلح ربانی کی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ ایسے موقع پر کہا کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور قرآن کریم کی شریعت موجود ہے۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرنیوالے قرآن کریم کی موجودگی میں اس ناگفتہ بہ حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ جسکا انہوں نے خود ذکر کیا ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مصلح آنا چاہیئے یا نہیں۔ وہ خدا جو امساک کے وقت بارش نازل کرتا۔ اپنے بندوں کے لئے اناج اگاتا سبزیاں اور پھل پیدا کرتا اور انسانوں کی چند روزہ زندگی کے لئے تمام ضروری انتظامات کرتا ہے۔ کیا اس نے اپنے بندوں کی روحانی اصلاح کے لئے کسی انتظام کا پتہ نہیں بتایا۔ اور جب کہ ایک ایسی امت جسے خود خدا تعالیٰ نے خیر امت قرار دیا۔ اور جو اس کے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا ہے۔ اس طرح روحانی لحاظ سے تباہی و بربادی کے گھاٹ اتر رہی ہے۔ اسے ہلاکت سے بچانے کا کوئی سامان نہ ہونا خدا تعالےٰ کی ہستی کو مشتبہ کرنے والا نہیں خدارا غور کرو۔ اور سوچو جب مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ روحانیت کے لحاظ سے مردہ ہو چکے ہیں۔ اور مصلح کے بیحد محتاج ہیں۔ تو کیوں کوئی مصلح نہ آئے۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے چشمۂ ہدایت

لو سنو اور غور سے سنو۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے حبیب پاک نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آپ کی امت کو گمراہی سے بچانے کے لئے ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث کیا کرے گا یہ جس طرح گذشتہ زمانہ میں پورا ہوتا رہا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی پورا ہوا۔ اور چونکہ اس زمانہ میں شیطان نے آخری حملہ کیا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے جس مصلح کو مبعوث فرمایا۔ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں نبوت کا درجہ عطا کیا۔ اور اس طرح تشنگان ہدایت کی سیرابی کا انتظام فرما دیا۔ اب جو لوگ اس چشمہ سے دور ہیں۔ اور خود اپنے لئے تاریکی اور ظلمت کے گوشوں کو پسند کریں۔ ان کی گمراہی کی ذمہ واری نہ اللہ تعالیٰ پر عائد ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی ان کی اس حالت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق ہدایت کا سامان کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کی سنت کے مطابق اپنی پوری کوشش سے لوگوں کو اس ہدایت کا رستہ دکھایا۔ اب بھی جو نہ سمجھیں۔ ان کی ذمہ واری خود ان پر ہے۔ یا پھر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے لوگوں پر جو عوام کو جہالت میں مبتلا رکھنے اور دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

دھر دھرا پور ضلع کٹک میں آگ کی بارش

خدا تعالیٰ نے غفلت و عصیان میں مبتلا بندوں کو بیدار کرنے کے واسطے کئی قہری نشان ظاہر کئے۔ جن میں سے ایک اجنوری کا ہیبت ناک زلزلہ ہے۔ اور ایسے نشان پے بہ پے ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے دھر دھرا پور ضلع کٹک میں دن کے ۹ بجے کے قریب آگ کی بارش نے کسان کے کھیتوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ یہ بارش قریباً دو گھنٹے تک مسلسل ہوتی رہی جسے دیکھ کر ہر ایک آنکھ حیران اور ہر دل ششدر رہ گیا۔ رحیم و کریم خدا کی ان قہری تجلیات کے ظہور میں لانے کا کیا سبب ہے؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نے ایک نذیر بھیجا۔ پر لوگوں نے اسکی تکذیب کی۔ سو وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کے مطابق قہری نشان ظاہر کر رہا ہے۔

خاکسار سید حمید الدین احمد کوسمبی - کٹک

تمدنِ اسلام

تأہل و تجرد اور اسلام

تأہل کی اہمیت

بقائے نسل انسانی اور ثبات دنیا کے لئے متأہل زندگی جسقدر ضروری ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ جب موت کا سلسلہ جاری ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ پیدائش کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ اور اس کے لئے تعلقات زوجیت ضروری ہیں۔ ورنہ نسل انسانی ختم ہو کر دنیا کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے۔ لیکن روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں پایا جاتا۔ جس نے شادی کی اہمیت کو محسوس کر کے اسے ضروری قرار دیا ہو۔

مذاہب غیر اور تجرد

تمام مشہور مذاہب میں تجرد ایک اچھا فعل سمجھا جاتا ہے اور وہ لوگ زیادہ خدا رسیدہ اور متقی و پارسا خیال کئے جاتے ہیں۔ جو تجرد و رہبانیت کی زندگی اختیار کریں۔ بخلاف اس کے شادی اور بیوی کے ساتھ تعلقات کو ان میں پاکیزگی و طہارت کے منافی خیال کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں بڑے بڑے رشی منی اور سوامی نہ صرف خود مجرد رہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی تجرد اختیار کرنے کی تلقین کر گئے۔ اور اس کے بڑے درجات بتا گئے۔ بدھ مت کی بنیاد ہی رہبانیت پر ہے۔ اور اس کے بانی نے اپنی بیاہتا بیوی کو جو ایک بچہ کی ماں بھی تھی چھوڑ کر دنیا کے سامنے جو نمونہ پیش کیا۔ وہ سب پر روشن ہے۔ باقی رہے عیسائی۔ سو یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں ایسے گرجے پائے جاتے ہیں۔ جو مجرد مرد اور عورتوں کی رہائش کے لئے وقف ہیں۔ اور مانسٹری کہلاتے ہیں۔ غرض ہندو اور عیسائی وغیرہ اقوام میں سینکڑوں ہزاروں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو رہبانیت کی زندگی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اسے اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف یہ کہ اپنی خداداد قابلیتوں اور طاقتوں کا ضیاع کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنی نسل کے سلسلہ کو منقطع کر کے مفید خلائق اولاد پیدا کرنے کے امکانات کو بند کر دیتے ہیں۔

یورپ میں تجرد کی تحریک

ان کے علاوہ یورپ میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو رہا ہے جو مذہبی احکام سے قطع نظر کرتے ہوئے تجرد کی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ اور اس کی تقلید میں ہندوستان کے بعض مغرب زدہ لوگ بھی اس تحریک کی حمایت کر رہے ہیں۔ جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ دنیا میں اس وقت بے دینی کے باعث مادہ پرستی کو جو قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس سے بداخلاقی عام ہو گئی ہے۔ تمدن و معاشرت کے تمام آئین و ضوابط بالائے طاق رکھ دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کی گرفت صرف خوف الٰہی کے احساس پر ہی مبنی ہوتی ہے۔ چونکہ خدا کا خوف ایسے لوگوں کے دلوں میں نہیں رہا۔ اس لئے ان کے اخلاق بھی تباہ ہو چکے ہیں۔ مرد و عورت اپنی عزیز ترین متاع یعنے عفت و عصمت کی قدر و قیمت بھلا چکے ہیں۔ تأہل کی پابندیوں اور ذمہ واریوں۔ حمل و رضاعت کی دشواریوں۔ انتظام خانہ داری کی مشقتوں اور بچوں کی غور و پرداخت کی مصروفیتوں کو گوارا کرنا غیر ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ متأہل زندگی یقیناً آوارہ گردی۔ ناچ گھر۔ کلب اور ٹینس کورٹ میں باقاعدہ حاضری کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اس لئے اس کا علاج یہی سوچا گیا ہے۔ کہ تجرد اختیار کر لیا جائے۔ تا ان ذمہ واریوں سے نجات حاصل رہے۔ پھر ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو غربت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں کرتے

تجرد کے مضرات

لیکن ہر شخص جو گہری نظر کے ساتھ غور کرے گا۔ اسے ماننا پڑے گا۔ کہ تجرد انسانی سوسائٹی کے پیغام ہلاکت اور منبع بداخلاقی ہے۔ اول تو اس سے نسل انسانی کا انقطاع لازمی ہے دوسرے اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اس وجہ سے اخلاق کی تباہی لازمی اور یقینی ہے۔ اور یہ تباہی اجسام کی تباہی اور افناء سے عقلمند اور صاحب دانش لوگوں کے نزدیک زیادہ خطرناک ہے۔ مختصر یہ ہے۔ کہ تجرد ہر لحاظ سے سوسائٹی کے لئے سخت مضر اور بے حد نقصان رساں ہے۔ اس لئے جو مذہب اپنے پیروؤں کو فلاح و کامرانی کے بام تک پہنچانے کا دعویدار ہو اس کا فرض ہے۔ کہ اس ہلاکت خیز رسم سے بچائے۔ اور جسمانی ذہنی اور روحانی و اخلاقی لحاظ سے ایسی تباہ کن چٹان کے ساتھ قومی کشتی کو ٹکرا کر چکنا چور نہ ہونے دے۔

اسلام کی خصوصیت

لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ مذاہب عالم میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے اس بات کو محسوس کیا اور تجرد کی تباہیوں سے بچنے کے لئے ہدایات کو مذہب کا جزو قرار دے دیا۔

قرآن کریم میں صاف اور صریح ارشاد ہے۔ کہ وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم (سورہ نور) گویا نہ صرف کنواروں بلکہ بیواؤں اور رنڈوں کو بھی دوبارہ شادی کا حکم دیا۔ اور چونکہ تأہل کی اسلام میں بہت تاکید ہے۔ اس لئے کسی صاحب استطاعت سے تو توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ مجرد رہے۔ ہاں غربت و افلاس بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا کر سکتا ہے۔ کہ وہ شادی کی وجہ سے مشکلات میں پڑ جائیں گے۔ اس لئے اس وہم کو اللہ تعالےٰ نے یہ کہہ کر دور فرما دیا۔ کہ ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ۔ یعنی اگر کوئی شخص مفلس ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسے غنی کر دے گا۔ اور اس طرح گویا شادی کے لئے حد درجہ رغبت دلائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایسے احکام ہیں۔ جن میں نکاح کرنے اور تأہل اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ من ترک التزوج مخافۃ الفقر فلیس منا۔ یعنے جس شخص نے فقر و فاقہ کے خوف سے نکاح سے اجتناب کیا۔ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ پھر فرمایا۔ النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منا۔ یعنی نکاح میری سنت ہے۔ اور اس سے اعراض کرنیوالے کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ پھر آپ نے تجرد اور رہبانیت کی زندگی اختیار کرنے کی ممانعت فرمائی۔ اور بتایا ہے۔ کہ اسلام میں یہ جائز نہیں۔ اور نکاح نہ کرنے والے کو بطال قرار دیا ہے۔ گویا ہر رنگ میں نکاح کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور تحریص دلائی ہے۔

ممانعت نکاح کا سبب

دراصل جن مذاہب نے تأہل کو ناپسند ٹھہرایا ہے انہوں نے مرد و عورت کے پاکیزہ تعلقات کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور ان کو معیوب قرار دیا ہے۔ کیونکہ جس چیز کو مفید اور اچھا سمجھا جائے۔ اس کے ترک پر زور نہیں دیا جاتا۔ تعلقات زوجیت کے متعلق ان مذاہب کی پیدا کردہ ذہنیت کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ ان مذاہب کے لوگ جو شادی کر لیتے ہیں۔ وہ وظائف زوجیت کے ادا کرنے کے باوجود اپنے نفس پر ایک بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ جو اس اثر کے ماتحت ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک ناپاک فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ گاندھی جی نے جو اس وقت ہندو فلسفہ کے بہترین حامل سمجھے جاتے ہیں۔ اپنی بیوی کو ماں قرار دیتے ہوئے اپنی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ میں ہمیشہ مجامعت کے وقت ایک خاص قسم کا بوجھ محسوس کیا کرتا تھا۔ اور آخر انہوں نے بیوی کو بیوی سمجھنا چھوڑ دیا۔ لیکن اسلام نے شادی و نکاح کو ایک پاک بلکہ روحانیت کے لئے ضروری فعل قرار دے کر اس کے لئے تاکید فرمائی ہے

اس حکم کے بعض دیگر پہلوؤں پر ہم انشاء اللہ العزیز کسی آیندہ اشاعت میں مزید روشنی ڈالیں گے۔

وباللہ التوفیق

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران

جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں کے حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ

پریذیڈنٹ	حافظ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	سید صاحبزادہ عبد السلام صاحب
وصایا	
سکرٹری تبلیغ	حکیم عبد الرحیم صاحب
مال	
سکرٹری امور عامہ	مولوی محمد شان صاحب
امین	میاں سید گل صاحب

تقرر امیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ ڈسکہ و موسیٰ والہ و مضافات کے احمدی افراد کے لئے ستری رحیم بخش صاحب سکنہ ڈسکہ کو ۳۰ اپریل تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ ۵ مئی)

ساڑھے ہزار قرضہ کی تحریک

(علیٰ)

حصہ لینے والے احباب

الفضل ۲۴ مئی ۱۹۳۳ء میں ساڑھے ہزار قرضہ کی تحریک میں حصہ لینے والے اصحاب کے ناموں کی دوسری فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد تیسری فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ خاکسار:- فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ

۱ مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان
۲ شیخ نصیر الحق صاحب شملہ
۳ ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقہ
۴ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن زاہدان
۵ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ضلع اٹک
۶ مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی سرگودہا
۷ بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی
۸ اخوند محمد اکبر خان صاحب منٹگمری
۹ ستری عبد القادر صاحب و چوہدری رحمت خان صاحب راولپنڈی
۱۰ ماسٹر حبیب اللہ خان صاحب سکندر آباد دکن
۱۱ سید محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل
۱۲ بابو بشیر احمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۳ الیاس الدین صاحب لائل پور
۱۴ مکرمہ ولایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو معراج الدین صاحب بغداد
۱۵ خواجہ عبد اللہ صاحب مالاکنڈ
۱۶ حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
۱۷ میاں محمد صدیق و محمد یوسف صاحب "
۱۸ میاں مبارک دین صاحب "
۱۹ علامہ عبد القادر صاحب "
۲۰ محمد صدیق و محمد حسین صاحبان "
۲۱ انجمن احمدیہ "
۲۲ میاں ناصر علی صاحب جھنگ
۲۳ مولوی علی احمد صاحب بھاگلپور
۲۴ جمعدار محمد خان صاحب فیروزپور
۲۵ شیخ فضل کریم صاحب ٹھٹھہ غلام نبی ضلع گورداسپور
۲۶ اہلیہ صاحبہ بابو ضیاء الحق خان صاحب فیروزپور
۲۷ چوہدری فضل کریم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر عارف والہ منٹگمری
۲۸ میاں عبد الغنی صاحب الیکٹرک انجینئر امرتسر
۲۹ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب لاہور
۳۰ سیدہ حمیدہ الحفیظ صاحبہ برادر زادی سید بشارت احمد صاحب حیدر آباد
۳۱ میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز قادیان
۳۲ برادر محمد صالح صاحب کبابیر فلسطین
۳۳ قاضی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سیالکوٹ
۳۴ سید شجاعت حسین صاحب غازی پور
۳۵ بابو محمد جمیل صاحب افریقہ

جماعت کریام کا تحصیل چندہ کے متعلق عمدہ انتظام

جماعت کریام نے زمینداروں سے چندہ کی وصولی کا نہایت عمدہ انتظام کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر دیگر زمیندار انجمنیں بھی اپنے ہاں ایسا ہی انتظام کریں۔ تو بہتر طریق سے جلد چندہ کی وصولی ہو سکتی ہے۔ جماعت کریام نے چندہ کی وصولی کے لئے چھ حلقے مقرر کر کے ان کے علیحدہ علیحدہ محصل مقرر کر دیئے ہیں اور ان کی نگرانی کے لئے ایک انسپکٹر مقرر کیا ہے پھر ایک ہفتہ وصولی مقرر کر کے۔ تاکید کر دی گئی۔ کہ اس کے اندر اندر تمام انسپکٹر اپنے اپنے حلقہ سے چندہ وصول کر لیں۔

اس طرح کام تقسیم کر دینے سے۔ ایک تو وصولی جلد ہو سکتی ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک ہی شخص تمام لوگوں سے چندہ وصول کرے

رشتوں کی ضرورت

دفتر امور عامہ میں بعض لڑکیوں کے رشتوں کے لئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ احباب قابل شادی اور برسر روزگار مردوں کے نام اور تفصیل کوائف دفتر ہذا میں بعد تصدیق بھجوائیں۔ (ناظر امور عامہ)

قابل فروخت زمین

ایک احمدی دوست مسمی عبد العزیز ولد اللہ بخش مرحوم ساکن ٹھیکری والا متصل قادیان کو مبلغ للعہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور ۱۰۰ اس روپیہ کے عوض اپنی تین گھماؤں اراضی از قسم چاہی واقع موضع ٹھیکری والہ رہن با قبضہ دینے کو تیار ہیں۔ اگر کوئی دوست یہ سودا کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ اپنا اطمینان کر کے یہ سودا کر سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

جماعت سے اخراج

مسمی ستارا ساکن بھاگی ننگل کو اپنی لڑکی کی شادی غیر احمدی کے ساتھ کرنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عبد اللہ ساکن بھاگی ننگل دبالا و عبدل ولد اللہ دتا کو جو اس شادی میں شامل ہوئے تھے۔ عہ۔ عہ روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حکیم محمد الدین صاحب سکنہ کوٹلی گجوروالی ضلع گوجرانوالہ لین دین کے معاملہ میں سخت بدعہد ثابت ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کو قادیان سے چلے جانے کی ہدایت کی گئی اور اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب ان سے لین دین کریں گے وہ خود ذمہ وار ہوں گے سلسلہ احمدیہ کے محکمہ قضا میں ان کے متعلق کسی شکایت کی سماعت نہ ہو گی۔ (ناظر امور عامہ)

سکرٹری وصایا کا انتخاب

تمام جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سکرٹری وصایا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ سکرٹری موصی ہو۔ غیر موصی اصحاب کو سکرٹری

ڈیرہ غازیخاں میں اہل سنت والجماعت سے کامیاب مناظرہ

تبلیغی مساعی

شروع سال ۳۴ء سے جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں نے اپنا محاذ تبلیغ اس حصہ شہر کو بنایا ہوا ہے جسکو پتھر الوالہ بازار اپنی شرقی جانب رکھتا ہے۔ اس حصہ شہر میں عموماً متمول اور تعلیم یافتہ طبقہ آباد ہے۔ اور تمول اور دنیاوی مصروفیتوں کی وجہ سے جو دین سے مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہیں۔ کہ دینی لحاظ سے غفلت میں پڑا ہوا ہے اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کا انتخاب موزوں تھا۔ اس لئے جماعت نے اس حصہ شہر میں انفرادی تبلیغ پر بڑا وقت خرچ کیا۔ حتی کہ یہ حصہ شہر خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور ہمارے خلاف لال حسین جیسے زبان دراز مولویوں کو بلا کر احمدیوں کے برخلاف پورے زور سے زہر اگلوائی۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ نے مولوی عبد الغفور صاحب مہتمم تبلیغ ملتان کو حسب اجازت نظارت دعوت و تبلیغ بلا کر اپنا سالانہ جلسہ کیا۔ اور ایک دوسرا جلسہ ضرورت وقت کو مدنظر رکھ کر پتھر الوالہ بازار میں ایک خاص موقعہ پر منعقد کیا۔ مولوی صاحب سے مختلف مضامین پر تقریریں کرائی گئیں۔ اور اس طرح مکدر فضا کو صاف کیا گیا۔ انفرادی تبلیغ پر بھی زیادہ زور دیا گیا۔ جس میں حکیم عبد الخالق صاحب العطار اللہ قابل ذکر ہیں۔ معززین کو اور مولوی صاحبان اہل حدیث و دیوبندیوں کو ان کے گھروں پر پہنچکر بھی مولوی عبد الغفور صاحب سے متواتر تبلیغ کرائی گئی۔ دوران گفتگو میں محلہ دار لوگ اچھی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عام طور پر اس حصہ شہر ڈیرہ غازی خاں کا رجحان احمدیت کی طرف ہو گیا۔ فرقہ اہل حدیث نے دیگر فرق ہائے اسلام کو خاموش دیکھ کر اپنا سالانہ جلسہ تجویز کر لیا۔ تاکہ وہ اس رجحان کی روک تھام کر سکے۔ مگر اپنے جلسہ کا اعلان اور اشتہار میں یہ حروف بھی نوٹ تھا کہ "جماعت احمدیہ کو تبادلہ خیالات کا موقعہ دیا جائے گا"۔ ایسے وقت میں شائع کیا۔ جبکہ ہمارے مبلغ صاحب شہر ڈیرہ غازیخاں میں کافی عرصہ رہ کر ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت بستی رنداں کو روانہ ہو چکے تھے۔ اور ساتھ ہی ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ بہر حال ان کی اس چالاکی کو نظر انداز کرتے ہوئے چیلنج کو منظور کر لیا گیا۔ اور ان کو کہا گیا۔ کہ ہمارے مبلغ صاحب ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت بستی رنداں گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ ہمارے ساتھ شرائط مناظرہ طے کر لیں۔ اور اپنے مولوی صاحبان کو جلسہ کے بعد ایک روز کے لئے ٹھہرا لیں۔ تاکہ مناظرہ ہو جائے۔ مولوی صاحبان کے اس دن کا خرچ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں بخوشی برداشت کرے گی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہدیا کہ ہمارے مولوی صاحبان جلسہ کے بعد ایک روز کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے۔

مناظرہ کی تجویز

پھر قرار پایا۔ کہ کسی موزوں تاریخ پر مناظرہ ہو جس کے لئے ۲۳ مئی مقرر ہوئی۔ اسی دوران میں شرائط مناظرہ کا تصفیہ ہوتا رہا۔ اور آخر وقت تمام شرائط کا تصفیہ ہو گیا۔ لیکن تقسیم اوقات مناظرہ میں جو تین گھنٹہ وقت مقرر ہو چکا تھا۔ اہل حدیث مصر تھے۔ کہ یہی تقریریں ۲۰-۲۰ منٹ کی ہوں۔ اور جواب الجواب کے لئے صرف پانچ پانچ منٹ ہوں۔ اور ہم بار بار ان کو کہہ رہے تھے۔ کہ ابتدائی تقریریں ۵۰-۵۰ منٹ کی۔ درمیانی تقریریں ۱۵-۱۵ منٹ اور جواب الجواب کے لئے ۱۰-۱۰ منٹ ہوں۔ اسی اثناء میں پریذیڈنٹ صاحب اہل حدیث مولوی صاحبان کو لینے کے لئے چلے گئے۔ ہم نے ملک عزیز محمد صاحب، حکیم عبد الخالق صاحب وغیرہ دوستوں کو تصفیہ تقسیم اوقات مناظرہ کے لئے پریذیڈنٹ صاحب اہل حدیث کی خدمت میں بھیجا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے یکجنبش قلم شرائط کو منسوخ کر دیا۔ اور از سر نو تصفیہ شرائط پر زور ڈالا۔ ہمارے دوستوں نے اس خیال سے کہ مناظرہ ضرور ہو جائے شرائط طے کر لیں۔ اور ابتدائی تقریروں کے لئے ۳۰-۳۰ منٹ اور جواب الجواب کے لئے ۶-۶ منٹ منظور کر لئے۔

معززین کو دعوت نامے

اس کے بعد ہم نے رؤسا و معززین اور حکام وقت کو شمولیت کے لئے دعوت نامے جاری کر دیئے۔ چنانچہ معززین۔ رؤسا اور افسران کو ہم نے میدان مناظرہ میں کرسیاں دیں۔ مناظرہ کے لئے تعلیم یافتہ طبقہ اچھی تعداد میں شامل ہوا۔ اور شہر کا عوام الناس طبقہ بھی بے تعداد کثیر آیا۔ اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہندو دوست بھی کافی تعداد میں ہماری دعوت پر شامل ہوئے۔

ہماری طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ اور اہل حدیث کی طرف سے مولوی عبد العزیز صاحب ملتانی معہ مولوی عبد الحق صاحب بہاولپوری مقرر تھے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عزیز محمد صاحب وکیل پریذیڈنٹ اور فریق اہل حدیث کی طرف سے رحیم بخش صاحب پنشنر پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ مناظرہ ٹھیک وقت پر ۵ بجے شروع ہوا۔ مناظرہ شروع ہونے سے پیشتر ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے شرائط مناظرہ پڑھ کر سنائیں۔ اور کہا۔ کہ چونکہ مقصود مناظرہ احقاق حق ہے۔ اس لئے دلائل کی تردید دلائل سے کی جائے۔ اور مناظرہ میں تہذیب سے کام لیا جائے۔

کامیاب مناظرہ

موضوع مناظرہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے صداقت انبیاء کے متعلق بارہ معیار قرآن کریم سے اور ایک معیار صحیح بخاری سے پیش کیا۔ مناظر اہل حدیث نے کسی ایک معیار کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ اور جب ان کو اپنے سردار اہل حدیث مولوی ثناء اللہ صاحب کی "تاریخ مرزا" در بارہ تائید ولقد لبثت فیکم عمراً افلا تعقلون کی طرف توجہ دلائی گئی جس میں وہ لکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک قبل از دعوئے مسیحیت اور دوسری بعد از دعوئے مسیحیت۔ پہلے حصہ میں جمہور علماء اسلام ان کی تائید پر ہیں۔ اور اپنی بابت لکھتے ہیں کہ میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری ۱۷/۱۸ برس کی عمر تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے قادیان پا پیادہ گیا۔ تو مولوی صاحب اہل حدیث نے جھنجلا کر کہا۔ "ثناء اللہ کھائے کھساں نوں اوہ اساڈے لئے کوئی حجت ہے"۔

باطل عذرات

مخالف مناظر کئی ایک معیاروں کا جواب نہ دیکر یہی کہتا رہا کہ آنے والے نبی کے لئے پہلی کتاب میں اس کا نام مقام گاؤں حسب نسب رکھا ہوا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ معیار قرآن مجید سے ثابت نہیں۔ اسی طرح کہا۔ کہ قرآن شریف سے دکھلاؤ۔ کہاں لکھا ہے۔ کہ توفی کے معنی جبکہ خدا فاعل ذی روح مفعول اور باب تفعل ہو۔ تو سوائے قبض روح کے کوئی معنے نہیں ہوتے۔ میں اس کے برخلاف ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ ہزار روپیہ جمع کرو۔ اور کل مناظرہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہمارے مناظر نے کہا کہ آپ کا چیلنج منظور ہے۔ فی الوقت دس روپیہ انعام مقرر کرتا ہوں۔ ان کو لے لیجئے۔ اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اور کہا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ "مجھے حیض آتا ہے"۔ جس پر ہمارے مناظر نے چار روپیہ انعام تجویز کیا۔ اور کہا۔ کہ وہ کتاب دکھاؤ جس میں مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "مجھے حیض آتا ہے"۔ مگر مناظر اہل حدیث نے یہ الفاظ دکھانے سے انکار کر دیا۔

مخالف مناظر کی بد تہذیبی

پھر مناظر اہل حدیث نے چونکہ استہزاء اور تمسخر اور فحش کلامی سے محمدی بیگم وغیرہ کی پیشگوئی پیش کرنی شروع کر دی۔ اس لئے ان کے مقرر کردہ پریذیڈنٹ رحیم بخش صاحب کرسی صدارت چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کے بعد اہلحدیثوں نے اپنا امام مسجد مولوی عبد الجبار پریذیڈنٹ مقرر کیا۔ مگر جب کسی طرح بھی ان کی درشت کلامی میں کمی واقع نہ ہوئی۔ تو پولیس افسر نے مولوی مذکور کو کہدیا کہ مناظرہ بند کر دو۔ چنانچہ فرقہ اہل حدیث معہ مولوی صاحبان مناظرہ گاہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں بعد مناظرہ بھی میدان مناظرہ میں موجود رہی۔ ہم نے تجویز کیا ہے۔ کہ چونکہ دلائل زبانی یاد نہیں رہ سکتے۔ اس لئے وہ تمام دلائل جو ہم نے مناظرہ میں پیش کئے ہیں۔ شائع کر دیں۔ تاکہ وہ مخالفین کو ساکت کر سکیں۔ چنانچہ یہ تمام دلائل ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہو رہے ہیں۔

شکریہ

آخر میں جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں ان پولیس افسر صاحبان کا جو اس موقعہ پر انتظام کے لئے تشریف لائے تھے۔ خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور انکی خدمات کا اعتراف کرتی ہے۔ حافظ محمود صاحب ذیلدار شہر ڈیرہ غازی خاں بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو اپنی وجاہت کے لحاظ سے شہر پر کافی اثر رکھتے ہیں۔ خاکسار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خاں

احمدی نوجوان امتحانوں کے بعد کیا کریں؟

ماہرین تعلیم کا بیان ہے۔ کہ ہندوستانی طلبہ اپنے لئے کوئی مقررہ پروگرام تجویز کر کے تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ اگر سکول میں اردو اور فارسی لی ہے تو کالج میں جا کر سائنس لے لیں گے۔ اسی طرح اگر بی ایس سی پاس کی ہے۔ تو آگے جا کر ایل ایل بی میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ کسی پہلو میں ترقی کرنے کا طریقہ نہیں۔ لہٰذا ایسی تعلیم بے فائدہ ثابت ہوتی ہے احمدی طلبہ کو چاہیئے کہ وہ جماعت کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تعلیم حاصل کریں مثلاً کامرس۔ انجنیرنگ۔ ہوا بازی۔ بنکنگ۔ انشورنس وغیرہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو بہت کچھ ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔ نیز جماعت مختلف محکمہ جات میں پھیل جائے گی۔ اور اس طرح سے مختلف الخیال لوگوں میں تبلیغ کرنے کے مواقع بھی میسر آ سکتے ہیں۔ اور جماعت کی اقتصادی حالت بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

آرٹس میں جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ ملک میں پہلے ہی بکثرت بی۔ اے بیکار بیٹھے ہیں۔ انٹرنس کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اور باقی نتائج بہت جلد شائع ہو جائیں گے۔ اس لئے ذیل میں چند مفید لائنیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں احمدی طلباء قسمت آزمائی کر سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی تفصیلات کے لئے سر گنگارام لائبریری نیلہ گنبد لاہور سے گائڈ منگوائے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے مختلف اداروں اور درسگاہوں کی تفصیل جمع کی ہے۔

کامرس

نوجوانوں کے لئے فرموں اور کمپنیوں میں نوکری کرنے کے لئے بڑا میدان ہے۔ نیز جن لوگوں کو تجارت میں شغف ہو۔ یا جن کے رشتہ دار پہلے ہی یہ کام کرتے ہوں ان کو اس لائن میں ضرور جانا چاہیئے۔ ملک کے بڑے بڑے کالج آف کامرس مندرجہ ذیل ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان میں سے کسی ایک کے پراسپکٹس یا قواعد و ضوابط منگوا کر مطالعہ کریں۔

۱۔ ہیلی کالج آف کامرس لاہور

۲۔ سڈنہم کالج آف کامرس اینڈ اکونامکس بمبئی

۳۔ کامرس فیکلٹی لکھنؤ یونیورسٹی

ان کالجوں میں اکاؤنٹس۔ تجارتی قانون۔ جغرافیہ علم اعداد و شمار۔ بنکنگ فنانس انشورنس ٹریڈ انڈسٹریل ہسٹری ٹرانسپورٹ وغیرہ پڑھائے جاتے ہیں۔

اکاؤنٹنسی

اس شعبہ کی طرف مسلمانوں نے بہت کم توجہ کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آجکل سب بڑے بڑے اکاؤنٹنٹ و آڈیٹر ہندو ہیں۔ مسلمان گورنمنٹ سروس میں ہوں تو ہوں۔ مگر پرائیویٹ طور پر پریکٹس کرتا کوئی نظر نہیں آتا۔ حالانکہ اس شعبہ میں نفع کی بہت کچھ امید ہو سکتی ہے۔ مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشنوں سے مفصل حالات دریافت کئے جا سکتے ہیں

(۱) باٹلی بائی اکاؤنٹنسی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ چرچ گیٹ سٹریٹ بمبئی۔

(۲) ڈاور کالج آف کامرس ۸۹ ایسپلینیڈ روڈ بمبئی

یہ دونوں درسگاہیں بڑی مشہور ہیں۔ اور خط و کتابت کے ذریعہ بھی اکاؤنٹنسی وغیرہ سکھاتے ہیں۔

(۳) جی۔ ڈی آر اے کلاسنر ہیلی کالج آف کامرس لاہور یعنی گورنمنٹ ڈپلوما ان رجسٹرڈ اکاؤنٹنسی۔ یہ شام کے وقت ہفتہ میں دو تین بار کلاسیں لگتی ہیں۔ ملازمت والے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مذکرہ بالا کامرس کے کالجوں میں بھی اکاؤنٹنسی وغیرہ پڑھاتے ہیں۔ لیکن یہ تعلیم گاہیں صرف اسی بات کے لئے مخصوص ہیں۔

ایکچوریل سائنس

یہ علم بیمہ اور ہیئت وغیرہ میں بہت کام آتا ہے۔ اس کے لئے انسٹی ٹیوٹ آف ایکچوریز Actuaries میں انگریزی کا امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ یہ امتحان کلکتہ اور بمبئی میں ہوتا ہے۔

زراعت

گورنمنٹ نے لائل پور۔ کانپور۔ ناگپور۔ پونا۔ الہ آباد وغیرہ میں زراعتی کالج کھولے ہوئے ہیں۔ وہاں سے قواعد و ضوابط منگوائے جا سکتے ہیں۔ زمیندار طبقہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خالصہ کالج امرتسر میں بھی یہ کام سکھاتے ہیں۔

اشتہار نویسی

بڑا ضروری اور نفع بخش پیشہ ہے۔ ہندوستان میں کوئی علیحدہ ادارہ تو قائم نہیں ہے۔ مگر انٹرنیشنل کارسپونڈنس سکول دی کنگس وے لنڈن ڈبلیو سی ۲ سے کورس وغیرہ کے متعلق علم ہو سکتا ہے۔ بیکار گریجویٹ پرائیویٹ طور پر مطالعہ کریں۔ تو ایک مفید ہنر ہاتھ آ سکتا ہے۔

فن عمارت

مسلمانوں کا پرانا پیشہ ہے۔ لیکن فی زمانہ توجہ نہیں کی جاتی۔ بمبئی میں جیسے سکول آف آرٹس بمبئی یا ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ بڑودہ سے مفصل حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ وہاں یہ کام سکھایا جاتا ہے۔

فوجی کام

ڈیرہ دون میں دو مفید ادارے قائم کئے ہیں۔ رائل ملٹری اکاڈمی اور پرنس آف ویلز۔ رائل انڈین ملٹری کالج

صنعت و حرفت

نجاری وغیرہ کا کام میو سکول آف آرٹس لاہور اور گورنمنٹ سکول آف آرٹس اینڈ کرافٹس مدراس۔ لکھنؤ اور جے پور میں سکھایا جاتا ہے۔ مڈل انٹرنس وغیرہ کے طلباء جا سکتے ہیں۔ بعض میں وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

ہوا بازی

دہلی فلائنگ کلب میں پیلٹ (بی) لائسنس کمرشیل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ پانچ ہزار روپے فیس ہے۔ مگر مفید لائن ہے

بنکنگ

کسی بنک میں ٹریننگ لی جا سکتی ہے اور پھر نو مہینے کے بعد انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز لنڈن یا انڈیا کا امتحان دیا جا سکتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کلکتہ تمام واقفیت بہم پہنچائے گی۔

دندان سازی

کلکتہ ڈنٹل کالج اینڈ ہسپتال ۲۳ بو بازار کلکتہ اور ڈنٹل اینڈ آپٹیکل کالج نسبت روڈ لاہور مفید ادارے ہیں۔

ایلکٹرک انجنیرنگ

میکینکل انجنیرنگ کالج لاہور۔ بنارس یونیورسٹی۔ بڑودہ وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی انسٹی ٹیوٹ بمبئی گورنمنٹ انجنیرنگ سکول ناگپور یہ کام سکھاتے ہیں۔

سول انجنیرنگ

انجنیرنگ کالج آف رڑکی پنجابیوں کے لئے بہترین ہے

لائبریری کا کام

بڑا ضروری اور مفید ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ مدراس لائبریری ایسوسی ایشن۔ سمر سکول اینڈ لائبریری ڈیپارٹمنٹ بڑودہ وغیرہ میں کام سیکھا جا سکتا ہے

فوٹو گرافی

انڈین آرٹس سکول بو بازار کلکتہ۔ گورنمنٹ سکول آف آرٹس اینڈ کرافٹس لکھنؤ۔ میں پرائیویٹ طور پر کام سیکھا جا سکتا ہے۔ اگر مفید تصویریں مشہور اخباروں مثلاً سٹیٹسمین وغیرہ کو بھیجی جائیں۔ تو معقول رقم ہر ماہ کمائی جا سکتی ہے اور بھی کئی لائنیں ہیں جو سر گنگارام کی لائبریری سے گائڈ منگوا کر معلوم کی جا سکتی ہیں۔ میں نے نمونہ کے طور پر یہ عرض کی ہیں۔ امید ہے کہ احباب فائدہ اٹھائیں گے۔ (نیازمند عبد الرحیم شبلی)

ضرورت رشتہ

درزی برادری کی ایک لڑکی عمر ۱۵ سال جوانٹرنس میں تعلیم پارہی ہے۔ خانہ امورداری سے بخوبی واقف ہے کے لئے خواندہ برسرروزگار لڑکے کی ضرورت ہے۔ لڑکا درزی برادری کا ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔
محمد شفیع احمدی درزی معرفت فضل کریم تمباکو فروش اندرون دروازہ کھرجاکھی گوجرانوالہ

ضرورت ملازمہ

مجھے ایک ایسی عورت کی ضرورت ہے۔ جو گھر میں کھانے پکانے وغیرہ کا کام کرسکے۔ مخلص احمدی ہو۔ کچھ لکھی پڑھی بھی ہو۔ جو بچوں کو تعلیم عربی۔ قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے۔ جوان نہ ہو۔ معمر ہو (۴۰۔۵۰ سال کے درمیان) تنخواہ وغیرہ حسب لیاقت معہ خوراک دیجائیگی۔ خواہشمند مجھ سے براہ راست یا معرفت منیجر صاحب الفضل خط وکتابت کریں۔ چودھری فیروز الدین ضلعدار نہر مقام جگو والہ ڈاکخانہ خاص براستہ کیلاوالہ ریلوے سٹیشن۔ ضلع ملتان

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات عام ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست بدہضمی اور پیٹ کے بے شمار امراض اُس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آج کل کے دنوں میں

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیں گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے!

یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے!

چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت مجرب چیز ہے۔ ہزار استعمال کرنیوالوں کی ہے۔ امرت دھارا ہر ایک کو پاس رکھنی چاہیئے خدا جانے کسی وقت ضرورت پڑ جاوے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) نمونہ کی شیشی

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:- "امرت دھارا" ۳۱ لاہور

المشتہر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

گُکرے! اگُکرے!! اگُکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایکدفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہوسکے بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے سب سے بڑھکر اس مرض کیلئے علاج سرمہ نورانی ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کردی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؎ علاوہ پیکنگ ومحصولڈاک ۱؎ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمایئے۔

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جلیبا موذی مرض بھی جڑسے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰

دلکشا ہیئر آئل بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایکرو پیہ ۱۹ اونس کی شیشی ۱؎ علاوہ پیکنگ ومحصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جاسکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کناری روغن عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشیاں للعہ تفصیل کیلئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمایئے۔ نوٹ:- آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں **دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ)

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم ومصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استاذی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استاذی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کرسکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک ملنوٹ:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔ **عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ورکنگ سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے لاہور سے ۸ جون کی اطلاع کے مطابق ایک مکتوب شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا۔ یہ افواہ گرم ہوئی تھی۔ کہ آل انڈیا ملازمتوں کے امتحانات مقابلہ سے مشرقی زبانوں کو خارج کر دیا گیا ہے۔ لیکن مجھے قطعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ یہ افواہ سراسر غلط ہے۔ حتیٰ کہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس کے امتحان سروس کے مقابلہ کے متعلق بھی یہی فیصلہ ہوا ہے کہ السنہ شرقیہ کو نصاب سے خارج نہ کیا جائے۔ - اگر کوئی ایسی تجویز ہوئی تھی تو اسے ترک کر دیا گیا ہے۔

بمبئی سے ۸ رجون کی اطلاع کے مطابق کارخانہ داروں اور مزدوروں کے مابین صلح کے امکانات بالکل جاتے رہے ہیں۔ کیونکہ جائنٹ سٹرائک کمیٹی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ ہڑتال اس وقت تک جاری رکھی جائے گی۔ جب تک کہ کارخانہ دار ایک ایک مطالبہ پورا نہ کریں اور کارخانہ داروں کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے

بنگلور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست کی اسمبلی کا اجلاس ۱۴ لغایت ۲۰ رجون منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں ایک یہ بل بھی پیش ہونے والا ہے۔ کہ ریاست بھر میں جانوروں کی قربانی ممنوع قرار دے دی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قرارداد کا پیش کرنے والا ایک مسلمان ممبر ہے

حادثہ سلطان پور کے متعلق دیوان سر عبدالحمید وزیراعظم کپورتھلہ۔ اور مسٹر سی ایل گریفن آئی سی ایس پر مشتمل جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کی رپورٹ ۷ رجون کو شائع ہو گئی۔ تحقیقات ۹ مئی سے ۲۰ر مئی تک ہوتی رہی۔ سرکاری و غیر سرکاری اور تمام اقوام کے مجموعی گواہوں کی تعداد ۱۰۲ ہے۔ کمیٹی نے انسپکٹر جنرل میجر کوٹھاوالہ اور کپتان روپ سنگھ کو ریاست کی ملازمت سے الگ کرنے کی سفارش کی ہے۔ فائرنگ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ حد اعتدال سے متجاوز تھا۔ اور ہجوم کو اس سے کم طاقت کے ذریعہ بھی منتشر کیا جا سکتا تھا۔ یہ رپورٹ مہاراجہ بہادر کو جو اس وقت یورپ میں ہیں۔ بذریعہ ہوائی ڈاک بھیج دی گئی ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس کشن ۷ رجون کو جب کہ اپنے ہاؤس بوٹ سری نگر میں تھے۔ کسی شخص نے ان کے چاقو گھونپ دیا۔ جس سے سینہ میں تین انچ گہرا زخم ہو گیا۔ کہنی اور ہاتھ بھی مجروح ہوئے۔ حملہ آور گرفتار نہیں ہو سکا۔

فرید کوٹ جیل سے ۲۰ر مئی کو جو ۲۷ قیدی بھاگے تھے۔ ان میں سے سولہ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ باقی گیارہ قیدیوں کی گرفتاری کے لئے تین ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

شملہ سے ۷ جون کی اطلاع ہے کہ ۱۷ جون سے مسٹر ایمفنس ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات حکومت ہند ۶ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایس این اے جعفری بطور ڈائرکٹر کام کریں گے۔

حکومت پنجاب نے لاہور سے ۷ جون کی اطلاع کے مطابق ضلع شیخوپورہ، گجرات، شاہ پور، لائل پور، جھنگ، ملتان، مظفر گڑھ اور نو آبادی نیلی بار کے فصل ربیع کے مالیہ میں سولہ لاکھ ۲۱ ہزار ۴۰۴ روپیہ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔

کانگرس کے متعلق شملہ سے ۷ رجون کی اطلاع ہے کہ حکومت نے اس کا جو روپیہ ضبط کیا تھا وہ بدستور ضبط رہیگا۔ لیکن جن جائدادوں پر حکومت نے قبضہ کیا تھا وہ پابندیوں کے دور کرنے کے ساتھ اصل مالکوں کو واپس کر دی جائیں گی۔

برلن سے ۸ جون کی اطلاع کے مطابق اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ہٹلر اور اٹلی کے مسولینی کے درمیان بہت جلد ایک اہم کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس کے لئے جگہ اور وقت و تاریخ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس الہ آباد کی ایک اطلاع کے مطابق ۱۲ جون کو بمقام واردھا منعقد ہونا قرار پایا ہے

حیدر آباد دکن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریاست کے سب سے بڑے چار اضلاع ورنگل، گلبرگہ، اورنگ آباد اور میدک میں فائر بریگیڈ کے چار اسٹیشن قائم کئے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس سکیم پر تین لاکھ روپیہ صرف ہوگا اور مجوزہ سٹیشنوں پر آگ بجھانے کی مشینری کا مکمل سامان فراہم کیا جائیگا۔

سلطان ابن سعود کے متعلق حیدر آبادی حجاج کے رہنما مولوی قادر محی الدین نے حج سے واپس آکر جو بیان دیا ہے۔ اس کے سلسلے میں حیدر آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سلطان ابن سعود نے ایک شاہی دعوت کے موقعہ پر کہا کہ میں وہابی نہیں۔ بلکہ حنبلی ہوں۔

سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزا یافتہ اشخاص کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس وقت جیلوں میں ان کی تعداد ۱۲ سو سے زائد نہیں۔ مقامی حکومتیں ان کی فہرستوں کی دیکھ بھال کر رہی ہیں۔ تاکہ مزید اسیران کو رہا کر سکیں۔ ان میں سے جن لوگوں کو مقامی حکومتیں رہا کرنا پسند کریں گی رہا کر دیں گی۔ باقی یہ بیان دے کے کہ اب ان کا ارادہ سول نافرمانی میں حصہ لینے کا نہیں۔ جیل سے باہر آ سکتے ہیں۔

سر سکندر حیات خاں چونکہ بحالی صحت کے لئے چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ اس لئے قائم مقام ریونیو ممبر بنائے جانے کا سوال درپیش ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی یہ اطلاع کہ سر مانٹگو ٹیلر آپ کی جگہ کام کریں گے۔ قبل از وقت سمجھی جاتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں سرکردہ اشخاص کا نام لیا جا رہا ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ کے متعلق پٹنہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انہوں نے دربھنگہ شہر کی دوبارہ تعمیر کے لئے جو زلزلہ کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گیا تھا۔ پانچ لاکھ روپیہ بطور عطیہ اور ۹ لاکھ روپے بطور قرض دینے کا اعلان کیا ہے۔

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن حکومت ہند کے تازہ اعلان پر جس کے رو سے کانگرس پر سے پابندیاں دور کر دی گئی ہیں۔ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ کانگرس نے اسمبلی پر قبضہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسے تحریک سول نافرمانی میں شکست فاش ہوئی ہے اور یہی پالیسی گاندھی جی کی ناکامی کی دلیل ہے۔ بہرحال آئندہ انتخابات سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کانگرس ابھی بہت کمزور ہے اور اس کے عناصر میں افتراق پایا جاتا ہے

حکومت مدراس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ قابل اعتراض سینما اور اشتہاروں پر قابو حاصل کرنے کی غرض سے ۱۹۱۸ء والے سینما ایکٹ کی ترمیم کے لئے ایک مسودہ کونسل میں پیش کرنے والی ہے۔

پوسٹ ماسٹر جنرل لنڈن نے ۷ جون کو لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ گذشتہ سال ڈاکخانہ کی آمد میں ۱۲ ملین پونڈ اضافہ ہوا۔ جس میں سے ۸ ملین پونڈ نئے تعمیری کام خصوصاً ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی نئی لائنوں کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

ٹوکیو سے ۷ جون کی اطلاع ہے کہ جاپان اور مصر کے درمیان تجارتی تعلقات استوار کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی